خواجہ غلام ربانی مجال

اردو میں شناخت لغت کے دَس (10) بنیادی اصول

This is a study of the frequency of English, Arabic, Persian and Parakarti words (Roots considered) found in a recent text taken randomly from the editorial of Nawa-i-Waqt of July 31, 2008. This research study has revealed that for every English word found in the text, there are one & half times Persian words. Arabic words are almost 4 times of Enlilsh and two and half times of Persian words. The Arabic/Persian word ratio in the text was found to b grossly negative of the prevalent view that Persian predominates Urdu. This test study opens the door for confirmatory research efforts.

کوئی تحریر پڑھتے وقت اگر کلام سمجھ آرہا ہو تو پڑھنے کا مزا آتا ہے۔ اگر تفہیم میں کسر رہتی ہو تو پہلے الجھن ہوتی ہے اور پھر اکتاہٹ۔ یہ بھی ہوتا ہے کہ قاری جھنجلا کر پڑھنا ہی بند کر دیتا ہے۔

اردو خوانوں کی اکثریت کو معلوم ہے کہ یہ زبان خطۂ ہندو پاکستان کی روابطی ضروریات کے تحت ایک انتہائی فطری انداز میں پیدا ہوئی۔ ابتدائی اردو ایک ہزار سال سے بھی قبل بننے لگی۔ آہستہ آہستہ زبان ترقی بھی کرتی رہی اور ترویج کی منزلیں بھی طے ہوتی رہیں۔ البتہ گذشتہ دو صدیوں کے دوران اس لسانی ترقی کی رفتار مقابلتاً تیز تر ہوگئی۔

خطۂ ہندو پاکستان کی اس نومولود زبان میں مقامی الفاظ کی کثرت ہونا تو ایک فطری بات تھی۔ ایران، عرب، افغانستان، وسط ایشیائی ترکستان اور یورپی نو آمدین کی زبانوں کے الفاظ کو اس نئی زبان نے ایسی لوچ اور لچک سے سنبھالا کہ ہر نو آمدہ لفظ رچ بس کر اسی کا ہو گیا۔ نحو تو اردو نے مقامی زبانوں کا ہی قائم رکھا مگر صرف میں طرح طرح کے کامیاب تجربے کئے۔ عربی فارسی الفاظ پر ہندی طریق آزمائے اور ہندی الفاظ پر عربی فارسی ضوابط کو برتا۔ ترکیب سازی میں کبھی ایک ہی زبان کے الفاظ سے ترکیب سازی کی اور کبھی دو مختلف زبانوں کے الفاظ کو جوڑا۔ یہ جوڑ بندی کچھ ایسے تخلیقی انداز سے کی کہ شگفتگی نہ صرف برقرار رہی بلکہ دوبالا ہوگئی۔

زبانوں میں الفاظ کی آرجار کوئی نئی بات نہیں جس پر کوئی اظہار حیرت ہو۔ جب سے انسان زمین پر اُترا ہے تبھی سے وہ اس کی وسعتوں کے کھوج میں گویا مسلسل نقلِ مکانی کے عمل میں ہے۔ اس جغرافیائی چلت پھرت باعث حضرت آدمؑ کی ایک زبان سے کئی زبانیں وجود میں آچکی ہیں۔ جغرافیائی جبر کے تحت انسانی نسلوں کے اعضائے نطق کی مخصوص کیفیتوں نے بھی اپنا سا کام دکھایا ہے۔ بعض نسلی شاخوں کے لئے خاص خاص آوازوں کی ادائیگی اس قدر گراں رہی ہے کہ انھوں نے ایسی آوازوں کو اپنے بول کلام سے ہی خارج کر دیا۔ پنجاب سے آگے ہندوستان کے بہت سے علاقوں کے باشندے ذ، ز، ض اور ظ کی آوازوں میں صرف یہ کہ تمیز قائم نہیں رکھ سکتے بلکہ ان کے لئے اس قبیل کی آوازوں کی ادائیگی ایک امر محال ہے۔ وہ بدل میں ج کی آواز سے اظہار کرتے ہیں۔ میری ایک محترمہ شناسا اپنے ہمسایہ ظلِ عباس کو جل عباس ہی پکار سکتی ہیں۔ ایسی ہی بے بسی نے کثرت لغت کو جنم دیا ہے۔

صنعتی انقلاب نے آلات اور مشینیں عطا کیں اور انھوں نے اردو زبان کو بہت سارے نئے الفاظ ہبہ کئے۔ حیاتیاتی سائنسز (Life Sciences) نے بے شمار نیا لغت پیدا کیا۔ گذشتہ چالیس برسوں میں کمپیوٹر اور برقیات

Scanned by CamScanner

(Electronics) نے لاکھوں نئے الفاظ ہدیہ کئے یا پرانے موجود الفاظ کو نئے معانی سے روشناس کرایا۔ شاعر اور ادیب اپنے تخیلات کی ترسیل کے لئے نت نئے الفاظ وضع کرتے اور اصطلاحات تراشتے ہی رہتے ہیں۔ اس کارگہہ شیشہ گری میں کچھ پلک جھپک میں ہوجائے یا آہستہ روی سے، یہ کارگاہ نہ کبھی تھکتی ہے اور نہ کبھی سکون آشنا ہوگی۔

ایسے میں اگر شناختِ لغت کے کچھ اصول قانون دریافت ہوجائیں جو قاری کے مسائل کو مکمل طور پر نہ سہی جزوی طور پر بھی حل کرسکیں تو یہ دریافت ایک نعمت ثابت ہوسکتی ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ ہردم نعمتوں سے مستفیض ہونے والا ابن آدم آسانی سے آمادۂ شکر ذرا کم کم ہی ہوتا ہے۔

اس تمہید طولانی بعد اب آیئے اصل معاملہ جانب توجہ کرتے ہیں۔

کلام الفاظ سے مرتب ہوتا ہے اور الفاظ اپنے حروفِ ہجاء سے۔ چنانچہ ادراک لغت کے لئے ہمارے پاس موجود کسی لفظ کے حروف ہجاء ہی وہ اہم ذریعہ ہیں جو اس کھوجا کھوجی میں ہماری مدد کرسکتے ہیں۔ بعض زبانوں میں کچھ آوازوں کی عدم موجودگی باعث ان میں وہ حروف ہجاء پائے ہی نہیں جاتے جن کی وہاں ضرورت ہی نہیں مثلاً

۱۔ پ، چ، ژ، گ، ے (فارسی الفاظ) اور ٹ، ڈ، ڑ، بھ، پھ، تھ، ٹھ، جھ، چھ، دھ، ڈھ، رھ، ڑھ، کھ، گھ، لھ، مھ، نھ، وھ، یھ عربی زبان کے لئے بے مقصد ہیں کہ اسے ان کی آوازوں کی حاجت نہیں۔

۲۔ فارسی کو پ، چ، ژ، گ، ے (مجہول) درکار ہیں مگر ٹ، ڈ، ڑ اور بھ تھ وغیرہ نہیں۔

۳۔ ہندی کو وہ سارے حروف تہجی درکار ہیں جنھیں عربی اور فارسی رد کرتی ہیں مگر ث، خ، ذ، ز، ژ، ص، ض، ط، ظ، ع، غ اور ق جو خالص عربی حروف ہجاء ہیں یہ پراکرتی زبانوں کی حد تک بیکار اور نامطلوب ہیں۔

۴۔ وہ تمام الفاظ جن کی ترکیب الف بعد ہمزہ پر ختم ہوتی ہے، پکار پکار کر اپنے عربی ہونے کا اعلان کرتے ہیں جیسے فضاء، ضیاء، شاء اور آراء وغیرہ

۵۔ جن الفاظ پر تنوین فتحی (دوزبریں) ہوں واصلاً عربی ہیں۔ آخری حرف صحیح پر تنوین لگا کر ایک زائد الف بڑھا دیتے ہیں جیسے عمداً، مقابلتاً، عملاً اور فوزاً وغیرہ

۶۔ وہ تمام الفاظ جو یائے معروف پر ختم ہوتے ہیں اور ان کے حرف ماقبل یائے پر کھڑی زبر ہو تو وہ الفاظ بالیقین عربی ہوتے ہے جیسے موسیٰ، طوبیٰ، اعلیٰ، ادنیٰ وغیرہ ہیں۔ اردو کو عربی سے دور کرنے کی ایک مہم جو شاید مہاتما گاندھی سے بھی قبل شروع ہوئی تھی اور جس میں تواتر سے مسلمان علماء (سوء) یکے بعد دیگرے جُتے چلے آرہے ہیں، وہ ان الفاظ کو موسا (بال جیسا باریک)، طوبا، اعلا، ادنا لکھنے کی راہ دکھارہی ہے۔ یہ ایسی ہی تجویز ہے جیسی کمال اتاترک نے ترکی زبان پر آزما کر ترکوں کے تمام علمی خزانوں کو یک دم ردی کے ڈھیروں میں بدل دیا۔ ہند میں ایسے خدمت گذاروں کی پرورش کا باقاعدہ انتظام چلا آرہا ہے۔

۷۔ کسی لفظ میں مضاعف کی موجودگی، یعنی املاء میں کسی حرف کا باہم متصل دوبار ہونا، اس بات کی صریح دلیل ہے کہ لفظ عربی ہوگا مثلاً مد، حد، حق دراصل مدد، حدد اور حقق ہیں۔

۸۔ فاعل مفعول کو آپس میں ملانے والے حروف جار کی اکثریت ہندی ہے البتہ بل اور لیکن عربی ہیں جبکہ اگر، مگر اور کہ فارسی ہیں۔

۹۔ اسمائے اشارہ اور ضمائر تمام تر پراکرتی ہیں۔

۱۰۔ معاون افعال بھی پراکرتی ہیں۔

اوپر بیان کردہ اصولوں کی روشنی میں "نوائے وقت" کے اداریہ ۳۱/جولائی ۲۰۰۸ء کے پہلے دو پیرے مع عنوانات اس غرض سے زیر غور لائے جارہے ہیں کہ ہم کیوں کر اور کس حد تک لغت کی شناخت پر قادر ہیں۔ اخباری اداریہ کا انتخاب صرف اس لئے کیا گیا ہے کہ اول یہ حالیہ ہے۔ دوم کسی خاص شعبۂ زندگی سے متعلق نہ ہے۔ سوم اس کی زبان آج کی روزمرہ ہے۔

Scanned by CamScanner

''عسکریت پسندوں سے خود نمٹنے کا جذبہ

وزیراعظم دشمن کے عزائم کو پہچانیں

وزیراعظم یوسف رضا گیلانی نے امریکہ پر زور دیا ہے کہ وہ جنگ جوؤں کے خلاف پاکستان کے اندر یک طرفہ کاروائی نہ کرے۔ اپنی حدود میں عسکریت پسندوں سے نمٹنا پاکستان کی ذمہ داری ہے۔ گزشتہ روز واشنگٹن میں امریکی ٹی وی سی این این کو انٹرویو میں انھوں نے کہا کہ افغانستان سے پاکستانی حدود میں میزائل حملہ ہماری سلامتی کے خلاف ہیں۔ امریکہ جلد بازی کا مظاہرہ نہ کرے۔ ان کے بقول انھوں نے صدر بش پر واضح کیا ہے کہ اگر قبائلی علاقوں پر حملوں کے پیچھے امریکہ کا ہاتھ ہے تو یہ پاکستان کی خودمختاری کے خلاف اقدام ہوگا۔

دوسری جانب امریکی وزیر خارجہ رچرڈ باؤچر نے بی بی سی کو انٹرویو کے دوران یاد کرایا ہے کہ پاکستان اسی صورت انتہاپسندی کا مقابلہ کرسکتا ہے جب وہ ان کے خلاف عسکری قوت استعمال کرنے کو تیار ہو۔ ان کے بقول پاکستان کو شدت پسندوں کے خلاف کاروائی کرنی چاہئے جواب بھی حکومت کی عمل داری کے خلاف مزاحمت کی کوشش کر رہے ہیں اور جو دنیا بھر میں ہم سب کے لئے خطرہ ہیں۔''

اس تحریر کا تجزیہ بتفصیل کرنے کے لئے اردو حروف جار، اردو ضمائر اور افعال اور ہر طرح کے اسماء علم کو پہلے لیا گیا ہے اور باقی الفاظ کو بعد میں رکھا گیا ہے۔ اس قطع میں موجود الفاظ کے مقابل ان کی تعداد درج ہے۔

۱۔ اُردو/ ہندی حروفِ جار

اور	تو	پر	جب	سے	کا	کو	کے	کی	لئے	میں	نے	
۱	۱	۳	۱	۳	۴	۵	۱۳	۳	۱	۵	۴	=۴۴

۲۔ اردو/ ہندی ضمائر

اپنی	اسی	اُن	اُنھوں	جو	ہم	ہماری	یہ	وہ	
۱	۱	۳	۲	۲	۱	۱	۲	۲	=۱۵

۳۔ اردو/ ہندی معاون افعال

رہے	سکتا	کر	کرایا	کرنی	کرنے	کرے	کیا	ہو	ہوگا	ہے	ہیں	چاہئے	دیا	
۱	۱	۱	۱	۱	۱	۲	۱	۱	۱	۷	۲	۱	۱	=۲۲

۴۔ اسمائے علم

انگریزی		فارسی		عربی		اردو	
امریکہ	۳	افغانستان	۱	یوسف	۱	پاکستان	۵
امریکی	۲			رضا	۱	پاکستانی	۱
سی این این	۱			جیلانی*	۱		
بی بی سی	۱						
واشنگٹن	۱						
بش	۱						
رچرڈ باؤچر	۱						
	۱۰		۱		۳		۶ =۲۰

* جیلانی عربی ہے جسے پاکستان میں گیلانی لکھا جاتا ہے۔

Scanned by CamScanner

لفظ	تعداد	ہندی		فارسی		عربی		انگریزی		حقیقت لغت
		ممکن	ناممکن	ممکن	ناممکن	ممکن	ناممکن	ممکن	ناممکن	
ٹمٹمنے/ٹمٹمنا	۲	ٹ			ٹ		ٹ			پراکرتی
دشمن	۱									پراکرتی
پہچانیں	۱	پ، چ		پ، چ			پ، چ			پراکرتی
پیچھے	۱	چھ			چھ		چھ			پراکرتی
ہاتھ	۱	تھ			تھ		تھ			پراکرتی
دوسری	۱									گنتی/ پراکرتی
اب	۱									پراکرتی
بھی	۱	بھ			بھ		بھ			پراکرتی
بھر	۱	بھ			بھ		بھ			پراکرتی
سب	۱									پراکرتی
کل	۱۱									

پسندوں	۳	پ		پ			پ			فارسی
پسندی	۱	پ		پ			پ			فارسی
خود	۲		خ	خ		خ				فارسی
جلد	۱									فارسی
بازی	۱		ز	ز		ز				فارسی لاحقہ
یک	۱									فارسی گنتی
داری	۲									فارسی لاحقہ
کارروائی	۲									فارسی
اندر	۱									فارسی
گزشتہ	۱		ز	گ،ز			گ			فارسی
روز	۱		ز	ز		ز				فارسی
یاد	۱									فارسی
کل	۲۰									

Scanned by CamScanner

انٹرویو	۲	ٹ			ٹ		ٹ			انگریزی
میزائل	۱		ز			ز				انگریزی
ٹی وی	۱	ٹ			ٹ		ٹ			انگریزی
کل	۴									

عسکریت	۲		ع	ع		ع				عربی مادہ عسکر
عسکری	۱		ع	ع		ع				عربی مادہ عسکر
جذبہ	۱		ذ	ذ		ذ				عربی مادہ جذب
وزیر	۳		ز	ز		ز				عربی مادہ وزر
اعظم	۲		ع،ظ	ع،ظ		ع،ظ				عربی مادہ عظم
عزائم	۱		ع،ز	ع،ز		ع،ز				عربی مادہ عزم
زور	۱		ز	ز		ز				عربی مادہ زور
خلاف	۶		خ	خ		خ				عربی مادہ خلف
طرفہ	۱		ط	ط		ط				عربی مادہ طرف
نہ	۲									عربی مادہ نہی
حدود	۲		دد			دد				عربی مادہ حدد
ذمہ	۱		مم			مم				عربی مادہ ذمم
حملہ	۱									عربی مادہ حمل
حملوں	۱									عربی مادہ حمل
سلامتی	۱									عربی مادہ سلم
مظاہرہ	۱		ظ	ظ		ظ				عربی مادہ ظہر
بقول	۲		ق	ق		ق				عربی مادہ قول
صدر	۱		ص	ص		ص				عربی مادہ صدر
واضح	۱		ض	ض		ض				عربی مادہ وضح
قبائلی	۱		ق	ق		ق				عربی مادہ قبل
علاقوں	۱		ع،ق	ع،ق		ع،ق				عربی مادہ علق
مختاری	۱		خ	خ		خ				عربی مادہ خیر
اقدام	۱		ق	ق		ق				عربی مادہ قدم
جانب	۱									عربی مادہ جنب

خارجہ	۱		خ	خ		خ				عربی مادہ خرج
دور	۱									عربی مادہ دور
آن	۱									عربی مادہ ان
صورت	۱		ص	ص		ص				عربی مادہ صور
انتہاء	۱									عربی مادہ نہی۔ آخر الف ہمزہ
مقابلہ	۱		ق	ق		ق				عربی مادہ قبل
قوت	۱		ق	ق		ق				عربی مادہ قوی
استعمال	۱		ع	ع		ع				عربی مادہ عمل
تیار	۱		ی	ی		ی				عربی مادہ تور
شدت	۱		ذ	ذ		ذ				عربی مادہ شدد
حکومت	۱									عربی مادہ حکم
عمل	۱		ع	ع		ع				عربی مادہ عمل
مزاحمت	۱		ز	ز		ز				عربی مادہ زحم
کوشش	۱		ش	ش		ش				عربی مادہ کشش
دنیا	۱									عربی مادہ دُنی
خطرہ	۱		خ ط	خ ط		خ ط				عربی مادہ خطر
	۵۲									

حروف جار	۴۴
ضمائر	۱۵
معاون افعال	۲۲
کل	۸۱

نتائج کا گوشوارہ

شناخت	حروف جار	%	ضمائر	%	معاون الفاظ	%	اسمائے علم	%	دیگر الفاظ	%	مجموعہ	%
پراکرتی	۴۴	۹۱_۶۷	۱۵	۱۰۰	۲۲	۱۰۰	۶(اردو)	۳۰	۱۱	۱۲۶_۶	۹۸	۵۱
انگریزی		۰		۰		۰	۱۰	۵۰	۴	۴۶۶_۴	۱۴	۷
فارسی	۴	۸_۳۳	_	۰	_	۰	۱	۵	۲۰	۲۲_۹۰	۲۵	۱۳
عربی	_		_	۰	_	۰	۳	۱۵	۵۲	۶_۳۹	۵۵	۲۹
مجموعہ	۴۸		۱۵		۲۲		۲۰		۸۷		۱۹۲	

Scanned by CamScanner

میں اپنی زندگی میں اکثر یہی سنتا آیا ہوں کہ اردو پر فارسی کا بہت اثر ہے جبکہ میری ذاتی رائے یہی تھی کہ لغت کی حد تک عربی کا اثر کہیں زیادہ ہے۔ اب اس تجزیہ میں ۲۲ فارسی الفاظ کے مقابل ۵۵ عربی الفاظ پا کر میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ میرا مفروضہ زیادہ قرین حقیقت تھا۔

اس تجزیہ کا ایک اور پہلو بھی ہے۔ اکثر علماء لسان کی یہ رائے ہے کہ حروف جار، ضمائر اور معاون افعال سے قطع نظر باقی الفاظ یعنی اسماء اور صفات وغیرہ بہت حد تک ابلاغ کا کام کر جاتے ہیں۔ زیر غور تحریر سے اول الذکر گروہ کے الفاظ حذف کر دیے جائیں تو یہ ذیل کی صورت اختیار کرتی ہے۔

"عسکریت پسندوں خود نمٹنے جذبہ

وزیر اعظم دشمن عزائم پہچانیں

وزیر اعظم یوسف رضا گیلانی امریکہ زور جنگ جوؤں خلاف پاکستان اندر یک طرف کارروائی۔ حدود عسکریت پسندوں نمٹنا پاکستان ذمہ داری۔ گزشتہ روز واشنگٹن امریکی ٹی وی سی این این انٹرویو افغانستان پاکستانی حدود میزائل حملہ سلامتی خلاف۔ امریکہ جلد بازی مظاہرہ نہ۔ بقول صدر بش واضح قبائلی علاقوں حملوں پیچھے امریکہ ہاتھ پاکستان خود مختاری خلاف اقدام۔

دوسری جانب امریکی وزیر خارجہ رچرڈ باؤچر بی بی سی انٹرویو دوران یاد پاکستان صورت انتہا پسندی مقابلہ۔ خلاف عسکری قوت استعمال تیار۔ بقول پاکستان شدت پسندوں خلاف کاروائی۔ اب بھی حکومت عمل داری خلاف مزاحمت کوشش۔ دنیا بھر سے خطرہ۔"

اصلاح املاء کی جاری اکثر و بیشتر کوششیں عربی الفاظ کے املاء کو بگاڑنے سے تعلق رکھتی ہیں تا کہ اردو کو کسی نہ کسی طرح عربی سے جس قدر دور لے جایا جا سکے اس سے دریغ نہ کیا جاوے۔ درخت کو خطرہ لوہے کے کلہاڑے سے نہیں ہے۔ ہاں جب اس میں لکڑی (درخت کے اپنے حصہ) کا دستہ لگ جائے تو درخت کی خیر نہیں ہے۔ ہند کی جانب سے اس کوشش میں شاید ہی کبھی کمی آئی ہو یا آئے۔ پیٹ کے بندوں سے یہ دنیا بھری پڑی ہے۔